مروان بن الحکم

کا

اهل بیت

کو

ملعون بولنا

تحقیق حدیث

[illegible]

0336-1519659

مسند ابو یعلیٰ کی روایت ہے:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ: كُنْتُ بَيْنَ الْحُسَيْنِ وَالْحَسَنِ، وَمَرْوَانُ يَتَشَاتَمَانِ فَجَعَلَ الْحَسَنُ يَكُفُّ الْحُسَيْنَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَهْلُ بَيْتٍ مَلْعُونُونَ. فَغَضِبَ الْحَسَنُ، فَقَالَ: "أَقُلْتَ: أَهْلُ بَيْتٍ مَلْعُونُونَ؟ فَوَاللَّهِ لَقَدْ لَعَنَكَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ فِي صُلْبِ أَبِيكَ"

ابو یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں حسینؓ اور حسنؓ کے درمیان تھا۔ اور مروان ان دونوں کو گالیاں دے رہا تھا۔ حضرت حسنؓ نے حضرت حسینؓ کو روکا۔ مروان کہنے لگا: اہل بیت ملعون ہیں۔ اس پر حضرت امام حسنؓ کو غصہ آیا، آپؓ نے فرمایا: تو یہ کیا بکواس کرتا ہے کہ اہل بیت ملعون ہیں؟ پھر آپؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تجھ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے لعنت کی گئی ہے اس حالت میں کہ تو ابھی اپنے باپ کی پشت میں تھا۔

(مسند ابو یعلیٰ مترجم اردو 181/5ح6731، مسند ابو یعلیٰ مطبوعہ دارالتاصیل 176/5ح6784، و مطبوعہ دارالمعرفہ ص 1179ح6757 ، و مطبوعہ دارالمامون للتراث تحقیق حسین سلیم اسد135/12ح6764)

محقق حسین سلیم اسد نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى النَّخَعِيِّ، أَنَّ الْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ مَرَّ بِهِمَا مَرْوَانُ فَقَالَ: لَهُمَا قَوْلًا قَبِيحًا، فَقَالَ الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ: «وَاللَّهِ، ثُمَّ وَاللَّهِ، لَقَدْ لَعَنَكَ اللَّهُ وَأَنْتَ فِي صُلْبِ الْحَكَمِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ: فَسَكَتَ مَرْوَانُ

ابو یحییٰ نخعی سے روایت ہے کہ امام حسنؓ و حسینؓ کے پاس سے مروان گزرا، اس نے ان کے لیے کوئی بری بات کی، پس حضرت امام حسنؓ یا امام حسینؓ نے فرمایا: بخدا! پھر قسم بخدا! اللہ نے تجھ پر لعنت فرمائی ہے، اس حال میں کہ تو اپنے باپ کی پشت میں تھا، اپنے نبی ﷺ کی زبان پر۔ ابو یحییٰ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر مروان کی بولتی بند ہو گئی۔

(مسند ابو یعلیٰ مترجم 182/5**ح**6733، **مسند ابو یعلیٰ مطبوعہ دارالتاصیل** 177/5**ح**6786، **و مطبوعہ دارالمعرفہ ص** 1179**ح**6759 ، **و مطبوعہ دارالمامون للتراث**136/12**ح**6766)

اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ جریر نے عطاء سے اختلاط کے بعد سماع کیا ہے۔

تحکیم

یہ حدیث **صحیح** ہے، کیونکہ اس کے سارے راوی ثقہ ہیں اور جمہور کے نزدیک حماد بن سلمہ کا عطاء سے سماع درست ہے۔ جبکہ ابراہیم بن حجاج السامی کی روایت حماد بن سلمہ سے ثبت ہے۔

احوال الرجال

ابراهیم بن حجاج بن زید السامی (م232ھ)

روی عن

ابان بن یزید العطار، بشار بن الحکم، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، ابو زہیر حیان بن عبید اللہ، الخزرج ابن عثمان، سکین بن عبد العزیز، سہل بن زیاد، سوادہ بن ابو الاسود، سلام بن ابو مطیع، صالح المری، عبد اللہ بن المثنی بن عبد اللہ بن انس بن مالک، عبد العزیز بن المختار الدباغ، عبد المؤمن بن عبید اللہ السدوسی، عبد الواحد بن ثابت، عبد الواحد بن زیاد، عبد الوارث بن سعید ،قزعہبن سوید بن حجیر الباہلی ،مراجم بن العوام بن مراجم ،ہبیب بن خالد ۔

روی عنہ

ابراہیم بن احمد بن عمر الوکیعی، ابراہیم بن ہاشم البغوی، احمد بن حمدون بن سلم السمسار ابن بنت سعدویہ، احمد بن علی بن سعید المروزی القاضی، احمد بن علی بن المثنی الموصلی (ابو یعلیٰ)، احمد بن عمرو بن ابو عاصم النبیل، احمد بن محمد بن ابراہیم، اسحاق بن خالویہ البابسیری، جعفر بن محمد بن الحسن الفریابی القاضی، حسن بن احمد بن حبیب الکرمانی، حسن بن سفیان النسوی، حسین بن اسحاق التستری، خازم بن یحییٰ بن اسحاق الحلوانی، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عثمان بن عبد اللہ بن خرزاذ الانطاکی، محمد بن الضوء الشیبانی الکرمانی، محمد بن عبد اللہ بن زیاد (والد ابو سہل بن زیاد القطان)، محمد بن عبدہ بن حرب القاضی، محمد بن علی المروزی، محمد بن محمد الجذوعی القاضی، موسی بن ہارون بن عبد اللہ الحمال الحافظ۔

جرح و تعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن قانع نے کہا کہ صالح ہے۔

دار قطنی نے نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ان کی توثیق کی گئی ہے۔ سیر اعلام النبلاء نے کہا کہ محدث حافظ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ثقہ قلیل الوہم ہے۔ دسویں طبقہ کا ہے۔

مصادر

(**الجرح والتعدیل** 93/2**م**248، **الثقات** 78/8،**سؤالات السلمی للدارقطنی ص** 48 **م** 41،**تھذیب الکمال** 69/2**م**161،**سیر اعلام النبلاء**، 39/11، **الکاشف**210/1**م**127، **تذھیب التھذیب**233/1**م**162، **تھذیب التھذیب**108/1**م**200، **تقریب التھذیب**84/1**م**163)

حماد بن سلمہ بن دینار (م167ھ)

روی عن

ازرق بن قیس، اسحاق بن سوید العدوی، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، اشعث بن عبداللہ بن جابر الحدانی، اشعث بن عبدالرحمان الجرمی، انس بن سیرین، ایوب السختیانی، برد بن سنان ابی العلاء الشامی، بشر بن حرب ابی عمرو الندبی، بہز بن حکیم، تمام بن ابی الحکم، ثابت بن اسلم البنانی، ثمامہ بن عبداللہ بن انس بن مالک، جبر بن حبیب، جبلہ بن عطیہ، جعد ابی عثمان، حبیب بن الشہید، حبیب المعلم، حجاج بن ارطاۃ، حکیم الاثرم، حماد بن ابی سلیمان، حمید بن ہلال، حمید بن یزید (ابی الخطاب)، حمید الطویل، حنظلہ بن ابی حمزہ، خالد بن ذکوان، خالد الحذاء، داود بن ابی ہند، ربیعہ بن ابی عبدالرحمان، رجاء بن ابی سلمہ، زیاد بن مخراق، زیاد الاعلم، زید بن اسلم، سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف، سعید بن ایاس الجریری، سعید بن جمہان، سلمہ بن دینار، سلمہ بن کہیل، سلیمان التیمی، سماک بن حرب، سنان بن ربیعہ، سہیل بن ابی صالح، سوید بن حجیر الباہلی، سیار بن سلامہ، شعیب بن الحباب، طلحہ بن عبداللہ بن کریز، عاصم بن بہدلہ، عاصم بن المنذر بن الزبیر، عامر الاحول، عباد بن منصور، عبداللہ بن شداد الاعرج، عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، عبداللہ بن عثمان بن عبیداللہ بن عبدالرحمان بن سمرہ، عبداللہ بن عون، عبداللہ بن کثیر القاری، عبداللہ بن محمد بن عقیل، عبداللہ بن المختار، عبدالرحمان بن اسحاق المدنی، عبدالرحمان بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، عبدالعزیز بن صہیب، عبدالکریم بن ابی المخارق، عبدالملک بن حبیب ابی عمران الجونی، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج،

عبدالملک بن عمیر، عبدالملک ابی جعفر، عبید اللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک، عبید اللہ بن حمید بن عبدالرحمان الحمیری، عبید اللہ بن عمر، عثمان البتی، عسل بن سفیان، عطاء بن السائب، عطاء بن ابی میمونہ، عطاء الخراسانی، عیقل بن طلحہ، عکرمہ بن خالد، علی بن الحکم البنانی، علی بن زید بن جدعا، عمار بن ابی عمار، عمرو بن دینار المکی، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، عمران بن عبداللہ بن طلحہ الخزاعی، عمیر بن یزید ابی جعفر الخطمی، عیسیٰ بن سنان القسملی، فائذ ابی العوام، فرقد السبخی، قتادہ بن دعامہ، قیس بن سعد المکی، کثیر بن معدان البصری، کثیر ابی محمد، کلثوم بن جبر، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن زیاد القرشی، محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص اللیثی، محمد بن مسلم المکی (ابوزبیر)، محمد بن واسع، مطر الوراق، میمون بن جابان، نصر بن عمران الضبعی، ہارون بن رئاب، ہشام بن حسان، ہشام بن زید بن انس بن مالک، ہشام بن عروہ، ہشام بن عمرو الفزاری، واصل بن عبدالرحمان، یحییٰ بن سعید الانصاری، یحییٰ بن عتیق، یزید بن حمید الضبعی، یعلیٰ بن عطاء العامری، یوسف بن سعد، یوسف بن عبداللہ بن الحارث البصری، یونس بن عبید، ابی الجوزاء المحلمی، ابی عاصم الغنوی، ابی العشراء الدارمی، ابی غالب صاحب ابی امامہ، ابی المہزم التیمیی، ابی نعامہ السعدی، ابی ہارون العبدی، ابی ہارون الغنوی، ابی ہاشم الرمانی۔

روی عنہ

ابراہیم بن حجاج السامی، ابراہیم بن ابی سوید الذارع، احمد بن اسحاق الحضرمی، آدم بن ابی ایاس، اسحاق بن عمر بن سلیط، اسحاق بن منصور السلولی، اسد بن موسیٰ، اسود بن عامر شاذان، بشر بن السری، بشر بن عمر الزہرانی، بہز بن اسد، حبان بن ہلال، حجاج بن منہال، حسن بن بلال، حسن بن موسیٰ الاشیب، حسین بن عروہ، حفص بن عمر الضریر، خلیفہ بن خیاط، داود بن شبیب، روح بن اسلم، روح بن عبادہ، زید بن الحباب، زید بن ابی الزرقاء، شریح بن النعمان، سعید بن عبدالجبار البصری، سعید بن یحییٰ اللخمی، سفیان الثوری، سلیمان بن حرب، سلیمان بن داود الطیالسی، سوید بن عمرو الکلبی، شعبہ بن الحجاج، شہاب بن عباد العبدی، شہاب بن معمر البلخی، شیبان بن فروخ، طالوت بن عباد، عباس بن بکار الضبی، عباس بن الولید النرسی، عبداللہ بن صالح العجلی، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبداللہ بن معاویہ الجمحی، عبدالاعلیٰ بن حماد النرسی، عبدالرحمان بن سالم الجمحی، عبدالرحمان بن مہدی، عبدالصمد بن حسان، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالغفار بن داود الحرانی، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، عبدالملک بن عبدالعزیز (ابونصر التمار)، عبدالواحد بن غیاث، عبداللہ بن محمد العیشی، عفان بن مسلم، عمرو بن خالد الحرانی، عمرو بن عاصم الکلابی، عمرو بن

مرزوق، علاء بن عبدالجبار، غسان بن الربیع، فضل بن دکین، فضل بن عنبسہ الواسطی، فضیل بن حسین الجحدری، قبیصہ بن عقبہ، قریش بن انس، کامل بن طلحہ الجحدری، مالک بن انس، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن بکر البرسانی، محمد بن عبداللہ الخزاعی، محمد بن الفضل بن عارم، محمد بن کثیر المصیصی، محمد بن محبوب البنانی، مسلم بن ابراہیم، مسلم بن ابی عاصم النبیل، مظفر بن مدرک، معاذ بن خالد بن شقیق، معاذ بن معاذ، مھنیٰ بن عبدالحمید، موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی، موسیٰ بن داود الضبی، مؤمل بن اسماعیل، نضر بن شمیل، نضر بن محمد الحرشی، نعمان بن عبدالسلام، ہدبہ بن خالد، ہشام بن عبدالملک الطیالسی، ہیثم بن جمیل، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن اسحاق السیلحینی، یحییٰ بن حسان التنیسی، یحییٰ بن حماد الشیبانی، یحییٰ بن سعید القطان، یحیی بن الضریس الرازی، یزید بن ہارون، یعقوب بن اسحاق الحضرمی، یونس بن محمد المؤدب، ابوسعید مولیٰ بن ہاشم، ابوعامر العقدی۔

جرح و تعدیل

ابن سعد نے بصرہ کے تابعین کے پانچویں طبقہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ کہتے ہیں حماد ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں اور بسااوقات منکر حدیثیں بیان کر جاتے ہیں۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ہیں لیکن کبھی کبھی منکر حدیثیں بیان کر جاتے ہیں۔

ابن حنبل نے کہا کہ یہ حمید الطویل سے روایت کرنے میں ثبت ہیں، اور ثابت کی معمر سے روایت کردہ احادیث میں ثبت ہیں۔ اہل بدعت کے رد میں حماد بن سلمہ سے زیادہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ حماد بن سلمہ بن دینار اور حماد بن زید بن درہم ان دونوں کے درمیان وہی فرق ہے جو دینار کو درہم پر فضیلت حاصل ہے۔

حسن بن سفیان نے ہدبہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں شعبہ کی نماز جنازہ ادا کی ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے شعبہ کو دیکھا ہے تو وہ غصے میں آگئے اور بولے میں نے حماد بن سلمہ کی بھی زیارت کی ہے اور وہ شعبہ سے زیادہ بہتر تھے، کیونکہ وہ سنت کے پیروکار تھے اور شعبہ کا موقف اہل کوفہ کی رائے کے مطابق تھا۔

ابراہیم بن عبدالرحمان بن مہدی کہتے ہیں کہ حماد بن سلمہ ان احادیث کے حوالے سے معروف نہیں ہے یعنی وہ روایات جو صفات کے بارے میں ہیں، یہاں تک کہ ایک مرتبہ وہ عبادان سے ملنے گئے جب وہ وہاں آئے تو اس وقت وہ

روایات نقل کررہا تھا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ایک شیطان تھا جو سمندر سے نکل کر اس کی شکل میں آیا تھا اور اس نے اس کی طرف یہ روایات القاء کی تھیں۔

ابن ثلجی کہتے ہیں کہ میں نے عباد بن سہیل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حماد یاد نہیں رکھتے تھے، لوگوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں چیزیں تحریر کی ہوئی تھیں، یہ بھی کہا گیا کہ ابن ابو عوجاء ان کے سوتیلے بیٹے تھے، وہ ان کتابوں میں روایات شامل کرتے تھے۔ ذہبی اس بارے میں کہتے ہیں کہ ابن ثلجی نے حماد اور اس جیسے شخص کے بارے میں سچ بات بیان نہیں کی ہے اور خود اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سلامتی کے طلبگار ہیں۔

عبداللہ ابن مبارک نے کہا کہ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو حماد سے زیادہ، پہلے لوگوں کے طریقے پر عمل پیرا ہو۔

یحییٰ القطان کہتے ہیں کہ حماد بن سلمہ زیاد سے زیادہ علم رکھتے تھے اور قیس بن سعد کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔

عفان کہتے ہیں کہ میں نے ایسا شخص دیکھا ہے جو حماد سے زیادہ عبادت گزار ہو لیکن میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو ان سے زیادہ بھلائی کے کام باقاعدگی سے سرانجام دیتا ہو، قرآن کی تلاوت ان سے زیادہ کرتا ہو اور ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرتا ہو۔ عفان کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کا سعید بن عروبہ اور حماد بن سلمہ کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو ہم خالد بن حارث کے پاس گئے ہم نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ حماد ان دونوں میں زیادہ خوبصورت اور مستند اور سند کے زیادہ پیروکار تھے۔ پھر ہم یحییٰ القطان کے پاس واپس آئے اور انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ خالد نے تمہارے سامنے یہ الفاظ استعمال کیے تھے کہ وہ ان دونوں میں بڑے حافظ الحدیث تھے تو ہم نے جواب دیا جی نہیں۔ اک شخص نے عفان سے کہا کہ میں آپ کو حماد کے حوالے سے روایات نقل کرتا ہوں انہوں نے پوچھا کہ کون حماد؟ تمہارا ناس ہو، تو اس نے کہا حماد بن سلمہ تو عفان بولے کہ کیا تم امیر المومنین نہیں کہہ سکتے؟

اسحاق بن طباع کہتے ہیں کہ ابن عیینہ نے مجھ سے کہا علماء تین طرح کے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کا بھی علم ہو اور علم کا بھی علم ہو، وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا علم رکھتے ہیں لیکن علم کا علم نہیں رکھتے اور وہ لوگ جو علم کے عالم ہوتے ہیں، لیکن اللہ

تعالیٰ کا علم نہیں رکھتے۔ اسحاق نے پھر کہا کہ پہلے کی مثال حماد بن سلمہ ہیں دوسرے کی مثال ابوالحجاج ہیں اور وہ شخص جو علم کا عالم ہو لیکن اللہ تعالیٰ کا عالم نہ ہو اس کی مثال ابویوسف اور ان کے استاد (امام ابوحنیفہ) ہے۔

عمرو بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ کے حوالے سے دس ہزار سے زیادہ روایات نقل کی ہیں۔

علی بن مدینی کا کہنا ہے کہ جو شخص حماد بن سلمہ کے خلاف کلام کر رہا ہو تو اس پر تہمت عائد کرو۔

قریش بن انس نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ حماد کو تحفہ دیا گیا تو انہوں نے تحفہ دینے والے سے کہا کہ اگر میں نے اسے قبول کر لیا تو میں تمہیں حدیث نہیں سناؤں گا اگر میں نے اسے قبول نہ کیا تو پھر میں حدیث سناؤں گا۔

وہیب کا کہنا ہے کہ حماد بن سلمہ ہمارے سردار اور ہمارے سب سے بڑے عالم تھے۔

ابوادود نے کہا کہ حماد بن سلمہ کی کوئی کتاب نہیں تھی سوائے اس کتاب کے جو قیس بن سعد نے نقل کی ہے یعنی انہیں اپنا تمام علم زبانی یاد تھا۔

ابوعمر جرمی کہتے ہیں کہ میں نے کسی فقیہ کو عبدالوارث سے زیادہ فصیح نہیں دیکھا، البتہ حماد بن سلمہ کا معاملہ مختلف ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ حماد بن سلمہ حمید الطویل کی حدیث میں لوگوں میں سب سے بڑے عالم ہیں۔ یہ ثابت کی روایات کا یہ سب سے زیادہ علم رکھنے والے اور ثقہ ہیں۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ اور صالح ہیں ان کو آخر عمر میں تغیر ہو گیا تھا۔

الساجی نے کہا کہ ثقہ مامون ہیں۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور اس سے پہلے نسائی نے ان کو ثقہ کہا تھا۔ نسائی نے کہا کہ حماد بن سلمہ کے سب سے ثبت اصحاب میں ابن مہدی، ابن المبارک اور عبدالوہاب الثقفی ہیں۔

دار قطنی نے کہا کہ ثابت کی حدیث میں ثبت ہیں۔

ابن حبان کہتے ہیں کہ اس شخص نے انصاف سے کام نہیں لیا جس نے حماد کی روایات سے پہلو تہی کی اور ابو بکر بن عیاش اور عبداللہ بن دینار کی روایات سے استدلال کیا ہے۔

حاکم نے کہا کہ مسلم نے حماد بن سلمہ سے اصول میں وہی حدیث لی ہے جو ثابت بن اسلم سے روایت ہے۔

ذہبی نے کہا کہ امام ثقہ ہیں، ان کو کچھ وہم بھی ہوتا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کے کبار راویوں میں سے ثقہ عابد راوی ہے اور ثابت کی احادیث میں تمام لوگوں سے زیادہ قابل اعتماد ہے تاہم آخر عمر میں اس کا حافظہ بدل گیا تھا۔

مصادر

طبقات ابن سعد282/9**م**4116(**اردو** 202/7)،**تاريخ يحيىٰ بن معين** 130/2 ،**تاريخ دارمي م** 37، 38، 39، 200، **سؤالات ابن جنيد ص**107، **علل احمد** (**فهرست ديكهيں** 137/4) ،**تاريخ الكبير** 3 /21**م** 89،**ثقات العجلى** 319/1**م**354، **المعرفه والتاريخ** 2 / 193 – 195،**الجرح والتعديل** 3 /140 **م** 623،**جامع ترمذى م** 203 ،**الثقات**216/6،**تقريب الثقات ابن حبان ص**388**م**3543،**مشاهير علماء الامصار ص** 188**م**1243،**علل دارقطنى** 28/6 ،**الكامل لابن عدى** 3 / 35**م** 62،**حلية الاولياء** 249/6 (**اردو**431/5**م**372)، **التعديل والتجريح للباجى ص**525**م**283،**تهذيب الكمال** 253/7**م**1482، **الكاشف** 1 / 349**م**1220،**ميزان الاعتدال** 360/2**م**2254(**اردو**414/2**م**2254)، **المغنى فى الضعفاء** 1 / 279**م** 1711، **ديوان الضعفاء**100**م** 1118،**من تكلم فيه وهو موثق ص**176**م**93، **تذكرة الحفاظ** 202/1،**سير أعلام النبلاء** 7 / 444، **تذهيب التهذيب** 3 / 11**م**1499،**العبر** 248/1،**كواكب نيرة لابن كيال ص**460 ،**المختلطين للعلائى ص** 25**م**24،**نهاية الاغتباط ص**96**م**28، **تهذيب التهذيب**197/2**م**1772،**تقريب**508/1**م**1507 (**اردو** 211/1**م**1499)،**شذرات الذهب** 262/1،**اختلاط رواة الثقات ص** 161)

زياد ابى يحيىٰ مولىٰ انصار

روى عن

حسن بن علیؓ، حسین بن علیؓ، عبداللہ بن عباسؓ، مروان بن الحکم۔

روى عنه

حصین بن عبدالرحمان، عطاء بن السائب۔

جرح و تعديل

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ثقہ ہے۔

ابوداود نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

مصادر ترجمہ

(**تاریخ الکبیر** 378/3م1271 ، **الجرح والتعدیل** 549/3م2481، **الثقات**4/261، **تھذیب الکمال** 530/9م2080، **الکاشف**414/1م1717 ، **تذھیب التھذیب**331/3م2108، **تھذیب التھذیب**532/2م2479، **تقریب التھذیب**161/2م2123)

عطاء بن السائب (م136ھ)

روی عن

ابراہیم النخعی، اغر ابی مسلم (کہا جاتا ہے کہ سلمان الاغر ہے)، انس بن مالک (ان کے درمیان یزید الرقاشی ہے)، برید بن ابی مریم السلولی، بلال بن بقطر، حرب بن عبید اللہ الثقفی، حسن البصری، حصین بن جندب، حکیم بن ابی یزید، ذر بن عبداللہ الھمدانی، زاذان ابی امر الکندی، زیاد ابی یحییٰ مولیٰ الانصار، سالم البراد، سائب الثقفی، سعد بن عبیدہ، سعید بن جبیر، سعید بن عبدالرحمان بن ابزی، شقیق بن سلمہ الاسدی، طاوس بن کیسان، عامر الشعبی، عبداللہ بن ابی اوفیٰ، عبداللہ بن بریدہ، عبداللہ بن حفص بن ابی عقیل، عبداللہ بن ربیعہ السلمی، عبداللہ بن عبید بن عمیر، عبد خیر الھمزانی، عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ، عرفجہ بن عبداللہ الثقفی، عکرمہ مولیٰ ابن عباس، عمرو بن حریث المخزومی، عمرو بن میمون الاودی، قاسم بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن مسعود، کثیر بن جمہان، مجاہد بن جبر المکی، محارب بن دثار، مرہ الطیب، مسلم بن صبیح، موسیٰ بن سالم، میسرہ ابی جمیلہ الطھوی، میسرہ ابی صالح، یعلیٰ بن مرہ (مرسل)، ابی البختری الطائی، ابی بکر

بن ابی موسیٰ الاشعری، ابی حفص بن عمر، ابی رزین الاسدی، ابی سلمہ بن عبدالرحمان بن عوف، ابی عبدالرحمان السلمی، ابی عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود۔

روی عنہ

ابراہیم بن طہمان، اسماعیل بن ابی خالد، اسماعیل بن علیہ، جراح بن ملیح، جریر بن عبدالحمید، جعفر بن زیاد الاحمر، جعفر بن سلیمان الضبعی، حسن بن عبیداللہ النخعی، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، خالد بن عبداللہ الواسطی، خالد بن یزید بن عمر بن ہبیرہ، خلف بن خلیفہ، روح بن القاسم، زائدہ بن قدامہ، زہیر بن معاویہ، زیاد بن عبداللہ البکائی، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن معاذ الضبی، سلیمان الاعمش، سلیمان التیمی، سلام بن سلیم، شریک بن عبداللہ، شعبہ بن الحجاج، عبداللہ بن الاجلح، عبدالرحمان بن محمد المحاربی، عبدالسلام بن حرب، عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی، عبدالملک بن جریج، عبیدہ بن حمید، عثمان بن زائدہ، علی بن عاصم، عمار بن رزیق، عمار بن محمد الثوری، عمر بن عبید الطنافسی، عمران بن عیینہ، سفیان بن عیینہ، عوام بن حوشب، محمد بن فضیل بن غزوان، محمد بن قیس الاسدی، مسعر بن کدام، موسیٰ بن اعین، نصیر بن ابی اشعث، ہشیم بن بشیر، وضاح بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید القطان، یحییٰ بن المہلب، ابواسحاق الفزاری، ابو بکر بن عیاش، ابو جعفر الرازی، ابو یحییٰ التیمی الاحول۔

جرح و تعدیل

یہ آخری عمر میں تغیر کا شکار ہو گئے تھے اور ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔

شعبہ کہتے ہیں کہ ورقاء نے مجھے یہ بات بتائی کہ وہ زاذان کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ میری عطاء سے ملاقات ہوئی میں نے کہا آپ کو حضرت علیؓ کے حوالے سے کس نے حدیث سنائی ہے تو انہوں نے کہا ابو بختری نے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں کہ ابو اسحاق السبیعی نے عطاء بن السائب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کا کیا بنا وہ تو اب بقایاجات میں سے ہیں۔

ابن علیہ بیان کرتے ہیں کہ عطاء بن السائب ہمارے پاس بصرہ آئے، ہم نے ان سے سوالات کرنے شروع کیے تو وہ وہم کا شکار ہونے لگے، ہم نے ان سے دریافت کیا کون؟ تو انہوں نے کہا ہمارے شیخ میسرہ، زاذان اور فلان۔

وہیب بیان کرتے ہیں کہ عطاء بن السائب ہمارے پاس آئے تو میں نے دریافت کیا کہ آپ نے عبیدہ سے کتنی راویات حاصل کی ہیں، انہوں نے جواب دیا چالیس احادیث۔

علی بن مدینی کہتے ہیں کہ انہوں نے عبیدہ سے ایک بھی حرف روایت نہیں کیا، یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اختلاط کا شکار ہو گئے تھے،

حمیدی بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ میں نے پہلے زمانے میں عطاء بن السائب سے سماع کیا تھا، پھر وہ دوسری مرتبہ ہمارے پاس آئے تو میں نے انہیں روایات میں سے بعض روایات بیان کرتے ہوئے سنا جو میں ان سے پہلے سن چکا تھا تو ان روایات میں وہ اختلاط کا شکار ہو چکے تھے تو میں نے ان سے بچاؤ کیا اور علحد گی اختیار کر لی۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حماد بن زید نے عطاء بن السائب سے ان کے تغیر کا شکار ہونے سے پہلے سماع کیا تھا۔

ابن سعد کہتے ہیں ہیں آخر عمر میں حفظ اور اختلاط کے مسئلے کا شکار ہو گئے تھے۔

بخاری کہتے ہیں کہ عطاء بن السائب کی نقل کردہ پرانی روایات مستند ہیں۔

امام احمد کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں ثقہ ہیں نیک آدمی ہیں۔ جس نے ان سے پہلے زمانے میں سماع کیا تھا وہ مستند ہے اور جس نے بعد میں ان سے سماع کیا تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی۔ انہوں نے عبیدہ سے کوئی شے نہیں سنی۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا، اس کی نقل کردہ حدیث ضعیف ہے، البتہ وہ روایت جو شعبہ اور سفیان کے حوالے سے منقول ہے۔ اس سے جریر نے صحیح حدیث میں سے کچھ نہیں سنا۔ اس سے ابو عوانہ نے صحیح اور مختلط سماع کیا جو نا قابل استدلال ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے بیان کیا کہ ان سے سفیان، شعبہ اور حماد بن سلمہ کی حدیث مستقیم ہے۔

ابن صلاح نے لکھا کہ انہیں آخر عمر میں اختلاط ہو گیا تھا ان سے اکابر نے سنا جیسے شعبہ اور سفیان ثوری ہیں۔ جب کہ ان کی آخر سماع والی احادیث قابل احتجاج نہیں مانی گئیں۔

عجلی نے کہا کہ شیخ قدیم ثقہ ہے۔ جس نے اس سے قدیم سماع کیا ہے وہ صحیح ہے جیسے سفیان الثوری اور جس نے ان سے آخر میں سماع کیا وہ مضطرب الحدیث ہے جن میں ہشیم، خالد بن عبداللہ الواسطی شامل ہیں۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ثقہ ہے اس کی حدیث حجت ہے جنہوں نے اس سے روایت کی سفیان، شعبہ، حماد بن سلمہ توان کا سماع قدیم ہے اور اسے آخر عمر میں تغیرہ پیش آگیا تھا اس سے جریر، ابن فضیل اور ان کے طبقہ نے رایت لی۔

عقیلی نے کہا کہ اس کے حافظے میں تغیر آگیا تھا، اس کا حماد بن زید سے سماع تغیر سے قبل ہے۔ اس کا سماع حماد بن سلمہ سے بعد از اختلاط ہے، یہی بات ابن القطان نے بھی لکھی ہے۔

ابو حاتم رازی کہتے ہیں کہ اختلاط سے پہلے ان کا محل صدق تھا، اس کے حفظ میں بھی مسئلہ تھا۔ اس کے اور یعلیٰ بن مرہ کے درمیان ابو عمرو بن حفص ہے۔

الساجی نے کہا کہ صدوق ثقہ ہے، اس کی قدیم حدیث پر کسی نے کلام نہیں کیا۔

نسائی کہتے ہیں کہ پرانی روایات میں ثقہ ہیں تاہم بعد میں تغیر کا شکار ہو گئے تھے۔ شعبہ، ثوری اور حماد بن زید نے ان سے جو روایات نقل کی ہیں وہ عمدہ ہیں۔ یہ دو دفعہ بصرہ گئے تھے پہلی دفعہ جس نے ان سے سنا وہ صحیح ہے۔

ابن عدی نے یحییٰ بن معین کا قول ذکر کیا ہے عطاء بن السائب کی حدیث جو شعبہ، سفیان، حماد بن سلمہ نے لی ہے وہ مستقیم ہے، جبکہ جریر اور بلال بن یقظان کی حدیث قابل قبول نہیں۔ جریر، خالد بن عبد اللہ، اسماعیل، علی بن عاصم کی عطاء سے روایت کی گئی حدیث صحیح نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے انسؓ سے سنا ہے لیکن میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ اس کو آخر عمر میں اختلاط ہو گیا تھا، اس کی حدیث سے احتجاج نہیں کیا جائے سوائے اس کے کہ وہ اکابر جیسے شعبہ وغیرہ سے روایت ہوں، تو اس کی جو روایات ابن علیہ اور متاخرین سے ہیں ان پر نظر رکھی جائے گی۔

انہوں نے انس بن مالک کا زمانہ پایا ہے لیکن ان سے سماع نہیں کیا۔

عبد الحق نے کہا کہ ابن جریج نے اس سے اختلاط کے بعد سماع کیا ہے۔ ان سے حماد بن سلمہ نے بعد از اختلاط سماع کیا ہے۔ عقیلی نے بھی یہی کہا ہے۔ (عبد الحق کے اس کلام کا تعاقب ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن المواق نے کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ عقیلی کے علاوہ ایسا کسی نے نہیں کیا)

ابن جارود نے کہا کہ اس کی سفیان، شعبہ اور حماد بن سلمہ سے کی گئی روایت جید ہے جبکہ جریر کی روایت کچھ نہیں۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید القطان نے ان کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے اور وہ وفات کے اعتبار سے ان کے سب سے مقدم شیخ ہیں۔ یہ علم قرات کے بہترین ماہرین میں سے ایک تھے، انہوں نے ابو عبدالرحمان السلمی سے یہ علم سیکھا تھا۔

علائی نے لکھا ہے ان سے آخر میں جنہوں نے سنا مضطرب ہیں، جن میں ہشیم اور خالد بن عبداللہ شامل ہیں۔ علائی لکھتے ہیں کہ جمہور نے ان کی حماد بن سلمہ کو کی گئی روایت بھی اختلاط سے مستثنیٰ ہے۔ ابن معین، ابو داود، طحاوی اور حمزہ الکنانی نے ایسا کہا ہے۔ جبکہ یحییٰ بن معین سے اس کو ابن عدی نے الکامل میں، عباس الدوری نے اور ابو بکر بن ابی خیثمہ نے ذکر کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا صدوق مختلط راوی ہے۔

ابن باز نے کہا کہ ان سے اختلاط سے قبل شعبہ، ثوری، زہیر بن معاویہ، زائدہ، حماد بن زید اور ایوب السختیانی نے روایت کی۔ حماد بن سلمہ کے بارے میں اختلاف ہے۔

مصادر ترجمہ

(**طبقات ابن سعد**458/8**م**3337، **تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری** 403/2، **تاریخ دارمی ص** 93 **م** 249،**علل احمد**، **تاریخ الکبیر** 465/6**م**3000،**ضعفاء الصغیر ص** 92**م** 276،**ثقات العجلی**135/2**م**1237،**المعرفۃ والتاریخ** 84/3، **ابو زرعہ رازی ص** 645**م**248، **ضعفاء العقیلی**398/3**م**1438، **الجرح والتعدیل** 332/6**م**1848،**المراسیل ابن ابی حاتم ص** 157**م**295،**علل ابن ابی حاتم** 259/3 **اور**227/6 **اور** ،**کشف الاستار** 474/1**م** 1002، **عمل الیوم واللیلہ م** 224،**الثقات** 251/7،**الکامل ابن عدی**72/7**م**1522، **علل دارقطنی** 428/6 **اور** 159/7 **اور** 393/2 **اور** 356/5 **اور** 231/6، ، **تھذیب الکمال** 86/20**م**3934، **سیر اعلام النبلاء** 110/6، **الکاشف**22/2**م**3798، **المغنی** 59/2**م**4121، **دیوان الضعفاء ص**275 **م**2825،**میزان الاعتدال**90/5**م**2647 (**اردو** 112/5**م**5647)،**تذھیب التھذیب**359/6**م**4265 ، **الاغتباط ص** 241**م**71،**جامع التحصیل ص م** 521،**مختلطین للعلائی ص** 82 **م**33، **تھذیب التھذیب**491/4**م**5393، **تقریب التھذیب**510/3**م**4625،**مجمع الزوائد** 36/2)

واللہ اعلم

